بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۲۰ ذیقعد ۱۳۸۹ھ - ۲۹ صلح ۱۳۴۹ ہش - ۲۹ جنوری ۱۹۷۰ء	نمبر ۲۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ حضور کی حرم محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمدللہ۔

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۸ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کبھی کبھی سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعتِ احمدیہ سکھر آجکل بعارضہ رعشہ و بخار صاحبِ فراش ہیں۔ جملہ قارئینِ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صوفی صاحب موصوف کو اپنے فضل و کرم سے جلد شفا بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ محترمہ نصرت بیگم صاحبہ راشدی (اہلیہ عبدالمنان صاحب راشدی) صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ چند دنوں سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ بائیں بازو پر فالج کا اثر بھی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

عبدالسلام اختر ایم۔اے
ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیرِ اہتمام ۱۳ فروری کو شام ۱/۲-۶ بجے کالج ہال میں ایک اردو مباحثہ منعقد ہو رہا ہے۔ قرارداد زیرِ بحث ہے اِس ایوان کی رائے میں "چاند کی تسخیر کائنات کے لئے امن کا پیغام ہے۔" اس مباحثے میں حصہ لینے والے حضرات ۱۲ فروری تک اپنے نام بھجوا دیں۔ (صدر یونین)

درخواستِ دعا

(محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

عزیزم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان، صدر شعبہ طبعیات تعلیم الاسلام کالج ربوہ گزشتہ دو تین دن سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے دس دن تک مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ میں احبابِ جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جماعت کے اس مخلص اور انتھک کارکن کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ کرنے والا نسخہ

اسے نصب العین بنانا اور تعویذ کی طرح ہر وقت مدِّنظر رکھنا چاہیئے

"انسانی زندگی کا مقصد اور غرض صراطِ مستقیم پر چلنا اور اس کی طلب ہے جس کو اس سورۃ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا ان لوگوں کی جن پر تیرا انعام ہوا۔ یہ وہ دعا ہے جو ہر وقت ہر نماز اور ہر رکعت میں مانگی جاتی ہے۔ اِس قدر اس کا تکرار ہی اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ہماری جماعت یاد رکھے کہ یہ معمولی سی بات نہیں ہے اور صرف زبان سے طوطے کی طرح اِن الفاظ کا رٹ دینا اصل مقصود نہیں ہے بلکہ یہ انسان کو انسانِ کامل بنانے کا ایک کارگر اور خطا نہ کرنے والا نسخہ ہے جسے ہر وقت نصب العین رکھنا چاہیئے اور تعویذ کی طرح مدِّنظر رہے۔ اِس آیت میں چار قسم کے کمالات کے حاصل کرنے کی التجا ہے۔ اگر یہ ان چار قسم کے کمالات کو حاصل کرے گا تو گویا دعا مانگنے اور خلقِ انسانی کے حق کو ادا کریگا اور ان استعدادوں اور قویٰ کے بھی کام میں لانے کا حق ادا ہو جائے گا جو اس کو دی گئی ہیں۔۔۔۔ مَیں یہ بھی تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ بہت سے لوگ ہیں جو اپنے تراشے ہوئے وظائف اور اوراد کے ذریعہ سے ان کمالات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ جو طریق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا وہ محض فضول ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر منعم علیہ کی راہ کا سچا تجربہ کار اور کون ہو سکتا ہے جن پر نبوت کے بھی سارے کمالات ختم ہو گئے۔ آپ نے جو راہ اختیار کیا ہے وہ بہت ہی صحیح اور اقرب ہے اس راہ کو چھوڑ کر اور ایجاد کرنا خواہ وہ بظاہر کتنا ہی خوش کرنے والا معلوم ہوتا ہو میری رائے میں ہلاکت ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔۔۔۔

غرض منعم علیہم لوگوں میں جو کمالات ہیں اور صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ میں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے ان کو حاصل کرنا ہر انسان کا اصل مقصد ہے اور ہماری جماعت کو خصوصیت سے اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کے قائم کرنے سے یہی چاہا ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کرے جیسی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی تاکہ اس آخری زمانہ میں یہ جماعت قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت پر بطور گواہ ٹھہرے۔"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء صفحہ ۵، ۶)

مسعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ صلح ۱۳۴۹ ہش

الہام سے باری تعالیٰ کے وجود کا ثبوت

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اور چونکہ انسان اس دقیق در دقیق ہستی کو جو آگ کی طرح ہر ایک میں مخفی اور سب پر پوشیدہ ہے اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا اور نہ اپنی ناتمام عقل سے اس کو پا سکتا ہے اِس لئے اس کی معرفت کے بارے میں انسان کو بڑی بڑی غلطیاں لگی ہیں اور سہوکاریوں سے اس کا حق دوسرے کو دیا گیا ہے۔ خدا نے قرآنِ شریف میں یہ خوب مثال دی ہے کہ دنیا ایک ایسے شیش محل کی طرح ہے جس کی زمین کا فرش نہایت مصفّٰی شیشوں سے کیا گیا ہے اور پھر ان شیشوں کے نیچے پانی چھوڑا گیا جو نہایت تیزی سے چل رہا ہے۔ اب ہر ایک نظر جو شیشوں پر پڑتی ہے وہ اپنی غلطی سے ان شیشوں کو بھی پانی سمجھ لیتی ہے۔ اور پھر انسان ان شیشوں پر چلنے سے ایسا ڈرتا ہے جیسا کہ پانی سے ڈرنا چاہیئے۔ حالانکہ وہ درحقیقت شیشے ہیں مگر صاف اور شفاف۔ سو یہ بڑے بڑے اجرام جو نظر آتے ہیں جیسے آفتاب اور ماہتاب وغیرہ یہ وہی صاف شیشے ہیں جن کی غلطی سے پرستش کی گئی اور ان کے نیچے ایک اعلیٰ طاقت کام کر رہی ہے جو اِن شیشوں کے پردہ میں پانی کی طرح بڑی تیزی سے چل رہی ہے۔ اور مخلوق پرستوں کی نظر کی یہ غلطی ہے کہ انہیں شیشوں کی طرف اس کام کو منسوب کر رہے ہیں جو ان کے نیچے کی طاقت دکھلا رہی ہے۔ یہی تفسیر اس آیتِ کریمہ کی ہے:-

اِنَّہٗ صَرۡحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنۡ قَوَارِیۡرَ"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۵، ۸۶)

اِس سے واضح ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرتے ہیں وہ ایک بہت بڑے مغالطہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ حیرت ہے کہ بعض اہلِ علم کہلانے والے لوگ بھی اس مغالطہ میں گرفتار ہیں اگر وہ اپنی زندگی پر ہی غور کریں تو ان کو واضح ہو سکتا ہے کہ خود ان کے اندر ہی باری تعالیٰ کے وجود کا نہایت روشن ثبوت موجود ہے۔ اور ان کی اپنی عقل اور تدبیر کوئی ہستی نہیں رکھتی۔ تاہم جاہل لوگ اپنے اس جذبہ کو بُت پرستانہ طریق سے ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ مظاہرِ قدرت کو اور بعض دوسری چیزوں کو خدا سمجھ کر پوجنے لگتے ہیں یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے لکڑی یا پتھر کے بُت بنا کر ان پر دیوی دیوتا کا گمان کر کے ان کو پوجتے ہیں اور اپنی مرادیں ان سے مانگتے ہیں۔ ایک عقلمند انسان کے لئے یہ سمجھنا کہ ایسی چیزوں کو پوجنا بے عقلی کی بات ہے کچھ بھی مشکل نہیں تاہم وہ انسان کے عبودیت کے جذبہ کی حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا اس کو ماننا پڑتا ہے کہ کوئی ایسی ہستی واقعی موجود ہے جہاں انسان اپنے جذبۂ عبودیت کو پیش کر سکتا ہے اور وہ ہستی سوا باری تعالیٰ کی ذات کے اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"چونکہ خدا تعالیٰ کی ذات باوجود نہایت روشن ہونے کے پھر بھی نہایت مخفی ہوئی ہے اس لئے اس کی شناخت کے لئے صرف یہ نظامِ جسمانی جو ہماری نظروں کے سامنے ہے کافی نہ تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسے نظام پر مدار رکھنے والے باوجودیکہ اس ترتیب ابلغ اور محکم کو جو صدہا عجائبات پر مشتمل ہے نہایت غور کی نظر سے دیکھتے رہے بلکہ ہیئت اور طبعی اور فلسفہ میں وہ مہارتیں پیدا کیں کہ گویا زمین و آسمان کے اندر دھس گئے مگر پھر بھی شکوک و شبہات کی تاریکی سے نجات نہ پا سکے۔ اور اکثر ان کے طرح طرح کی خطاؤں میں مبتلا ہو گئے اور بیہودہ اوہام میں پڑ کر کہیں کے کہیں چلے گئے۔ اور اگر ان کو اس صانع کے وجود کی طرف کچھ خیال بھی آیا تو بس اسی قدر کہ اعلیٰ اور عمدہ نظام کو دیکھ کر یہ ان کے دل میں پڑا کہ اس عظیم الشان سلسلہ کا جو پُرحکمت نظام اپنے ساتھ رکھتا ہے کوئی پیدا کرنے والا ضرور چاہیئے۔ مگر ظاہر ہے کہ یہ خیال ناتمام اور یہ معرفت ناقص ہے کیونکہ یہ کہنا کہ اس سلسلہ کے لئے ایک خدا کی ضرورت ہے۔ اس دوسرے کلام سے ہرگز مساوی نہیں کہ وہ خدا درحقیقت ہے بھی۔ غرض یہ انکی صرف قیاسی معرفت تھی جو دل کو اطمینان اور سکینت نہیں بخش سکتی اور نہ شکوک کو بکلّی دل پر سے اُٹھا سکتی ہے۔ اور نہ یہ ایسا پیالہ ہے جس سے وہ پیاس معرفتِ تامہ کی بُجھ سکے جو انسان کی فطرت کو لگائی گئی بلکہ ایسی معرفتِ ناقصہ نہایت پُرخطر ہوتی ہے کیونکہ بہت شور ڈالنے کے بعد پھر آخر ہیچ اور نتیجہ ندارد ہے۔

غرض جب تک خود خدائے تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے جیسا کہ اس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا۔ تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے مثلاً اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو کہ اندر سے کُنڈیاں لگائی گئی ہیں تو اس فعل سے ہم ضرور اوّل یہ خیال کریں گے کہ کوئی انسان اندر ہے جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے۔ لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائے گی۔ اور یہ خیال کریں گے کہ اندر کوئی نہیں بلکہ کسی حکمتِ عمل سے اندر کی کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۸ تا ۹۰)

رباعی

در کھول کہ در کھولنے والا تُو ہے
بندوں میں گُہر رولنے والا تُو ہے
مُجھ کو بھی ستاروں سے کبھی دے آواز
تنہائیوں میں بولنے والا تُو ہے

سعید احمد اعجاز

خلافت ثالثہ کی تحریکات —— اور ہماری ذمہ داریاں

تقریر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

(آخری قسط)

تسبیح و تحمید اور درود شریف کی تحریک

سوم۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو ایک اہم ترین تحریک تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے کے لئے فرمائی۔ اس بارے میں حضور کے ارشادات حسب ذیل ہیں فرمایا:۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھنے والی بن جائے۔ اس طرح پر کہ ہمارے مرد ہوں یا عورتیں وہ کم از کم ۲۰۰ بار تسبیح و تحمید اور درود شریف پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ہے یعنی

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اور ہمارے نوجوان ۱۵ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سو بار تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے سات سال سے ۱۵ سال تک کی عمر کے ۳۳ دفعہ یہ تسبیح اور درود پڑھیں۔ اور ہمارے بچے اور بچیاں جن کی عمر ۷ سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا بھی نہیں جانتے۔ ان کے والدین یا ان کے سرپرست اگر والدین نہ ہوں۔ ایسا انتظام کریں کہ ہر وہ بچہ یا بچی جو کچھ بولنے لگ گئی ہے۔ یا لفظ اٹھانے لگ گئی ہے۔ ان سے ۳ دفعہ کم از کم تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔"

(الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء)

حضور نے پھر فرمایا:۔

"اس طرح کروڑوں صوتی لہریں خدا تعالیٰ کی حمد اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے نتیجہ میں فضا میں گردش کھانے لگ جائیں گی۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنی چاہیئے کہ اے خدا ہمیں توفیق عطا کر۔ ہماری زبان سے تیری حمد اس کثرت سے نکلے کہ شیطان کی ہر آواز اسی لہروں کے نیچے دب جائے۔ اور تیرا ہی نام دنیا میں بلند ہو اور ساری دنیا تجھے پہچاننے لگے۔"

اب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ ترین تحریک کے متعلق حضور کا ارشاد پیش کرتا ہوں۔ وہ تحریک سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کرنے کے بارے میں ہے حضور نے فرمایا کہ

"میرے دل میں یہ خواہش شدت سے پیدا کی گئی ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیتیں جن کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے۔ ہر احمدی کو یاد ہونی چاہئیں اور ان کے معانی بھی آنے چاہئیں۔ اور جس حد تک ممکن ہو ان کی تفسیر بھی آنی چاہیئے۔ اور پھر ہمیشہ دماغ میں وہ مستحضر بھی رہنی چاہئیں۔

مجھے آپ کی سعادت مندی اور جذبہ اخلاص اور اس رحمت کو دیکھ کر جو ہر آن اللہ تعالیٰ آپ پر نازل کر رہا ہے امید ہے کہ اگر آپ میری روح کی گہرائی سے پیدا ہونے والے اس مطالبہ پر لبیک کہتے ہوئے ان آیات کو زبانی یاد کرنے کا اہتمام کریں گے۔ مرد بھی یاد کریں گے۔ عورتیں بھی یاد کریں گی چھوٹے بڑے سب ان سترہ آیات کو از بر کر لیں گے۔"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۶۹ء)

یہ تحریک اللہ تعالیٰ کے خاص منشاء سے جاری ہوئی ہے۔ یہ تربیت خاص کی تحریک ہے اس کے ذریعہ جماعت کے اندرونی استحکام اور فتنہ منافقین سے حفاظت کا بہت بڑا انتظام ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت مرد اور عورتیں اس تحریک پر لبیک کہہ رہے ہیں مگر ضرورت ہے کہ مزید اہتمام کر کے اس تحریک کے شایان شان عمل کیا جائے۔ مردوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ترقیات کے دروازے کھل رہے ہیں تبلیغی میدانوں میں وسعتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ الٰہی فضلوں کی بارشیں ہو رہی ہیں۔ اور اسی کے مناسب حال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق تحریکات فرما رہے ہیں۔ اس تقریر میں میں نے پندرہ تحریکات کا مختصر ذکر کیا ہے۔ ان سب کی طرف توجہ کی ضرورت ہے بالخصوص تعلیم قرآن مجید وقف عارضی اور ذکر الٰہی کی چار مرکزی تحریکات کے بارے میں ہر وقت اخص اہتمام کی ضرورت ہے۔ ہر گھر قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے سیکھنے سکھانے سے معمور ہونا چاہیئے۔ سب احباب کو سترہ آیات یاد کرنی چاہئیں۔ ہر احمدی مرد اور عورت کو وقف عارضی میں حصہ لینا چاہیئے۔ اور ہر زبان پر استغفار، تحمید، تسبیح اور درود شریف کا بکثرت ورد ہونا چاہیئے۔ ان تحریکات پر عمل کرنے سے ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے احکام کا علم حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اپنے نفوس کو مزکی اور مطہر بنا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان تمام تحریکوں پر خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق پوری طرح عمل پیرا ہوں۔ آمین

خلفاء کی تحریکات پر عمل لازمی ہے

آخر پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خلفاء راشدین کے دور میں ان کی اطاعت ہی خدا کے قرب کے پانے کی راہ ہوتی ہے۔ اس لئے امام کی آواز پر لبیک کہنا ہمارا اولین فرض ہے۔ اور ہمیں یہ فرض نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرنا چاہیئے۔

حضرت مولانا سید اسمٰعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ

"خلیفہ راشد سایۂ رب العالمین ہمسایۂ انبیاء مرسلین، سرمایۂ ترقی دین اور ہمپایۂ ملائکہ مقربین ہے۔ دائرہ امکان کا مرکز، تمام وجوہ سے باعث فخر اور ارباب عرفان کا افسر ہے۔ دفتر افراد انسی کا سر ہے۔ اس کا دل تجلی رحمٰن کا عرش اور اس کا سینہ رحمت دائرہ اور اقبال جلالت یزداں کا پرتو ہے اس کی مقبولیت جمال ربانی کا عکس ہے۔ اس کا قہر تیغ قضا اور وجہ عطیات کا منبع ہے۔ اس سے اعراض معارضہ تقدیر، اور اس سے مخالفت مخالفت رب قدیر ہے۔ جو کمال اس کی خدمت گزاری میں صرف نہ ہو خیال ہے پر از خلل۔ اور جو علم اس کی تعظیم و تکریم کے بیان میں نہ لایا گیا سراسر وہم باطل و محال ہے جو صاحب کمال اس کے ساتھ اپنے کمال کا ہوا نہ کرے۔ وہ مشارکت حق تعالیٰ پر مبنی ہے۔

اہل کمال کی علامت یہی ہے کہ اس کی خدمت میں مشغول اور اس کی اطاعت میں مبذول رہیں۔ اس کی ہمسری کے دعوے سے دستبردار ہوں اور اسے رسول کی جگہ شمار کریں"

(منصب امامت صفحہ ۸۶-۸۷)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:۔

"اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے۔ ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے۔ کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی۔ کہ وہ وحی الٰہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے۔ بلکہ اس لئے کی جاتی ہے۔ کہ وہ تنفیذ وحی الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ اسی لئے واقف اور اہل علم لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ انبیاء کو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے۔ اور خلفاء کو عصمت صغریٰ"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۳۵ء)

پس ہمارا فرض ہے کہ ان روحانی تحریکات کے بارہ میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے وھو خیر المحسنین اللھم آمین یا ارحم الراحمین۔

حسب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

اسپرانٹو زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ

مترجم دورانِ ترجمہ ہی احمدی ہوگیا

"صدق جدید" لکھنؤ میں شائع ہونے والا خط

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

اسپرانٹو یورپ میں مشترک رائج زبان ہے۔ مولانا عبدالماجد صاحب مدیر "صدق جدید" لکھنؤ لکھتے ہیں:۔

"اسپرانٹو کہنا چاہیئے کہ یورپ کے علمی حلقوں کی مشترک زبان ہے۔ کسی ملک وخطۂ زمین کی نہیں۔ پولینڈ کے ایک فاضل کی اختراع کی ہوئی انگریزی اور بعض دوسری یورپی زبانوں کا مجموعہ ہے اور اسے استعمال میں آئے ابھی سو سال بھی نہیں گزرے ہیں"۔

(صدق جدید ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء)

مدیر صدق جدید نے یہ ریمارکس اس خط کے سلسلہ میں شائع کئے ہیں۔ جو ان کے ہفت روزہ میں "ایک یورپی ترجمہ قرآن مجید" کے زیر عنوان اسی اشاعت میں طبع ہوا ہے۔ صدق جدید کے مضمون نگار کے خط کا مکمل متن درج ذیل ہے لکھتے ہیں:۔

"قرآن کریم کے ترجموں کا ذکر چونکہ صدق جدید میں ہوتا رہتا ہے اس لئے مناسب سمجھا کہ جناب اور جناب کے واسطے سے قارئین صدق جدید کا تعارف ایک نئے ترجمۂ قرآن اور ایک نومسلم مستشرق سے کرادیا جائے۔ نیا ترجمہ اسپرانٹو Esperanto زبان میں جہاں تک کتب مقدس کا تعلق ہے صرف بائیبل کا ترجمہ ہوا ہے۔ مترجم اطالوی نژاد ڈاکٹر اٹالو کیوسی ہیں۔ ان کا اسلامی نام عبدالہادی ہے۔ اگرچہ ان کی ڈاکٹریٹ ریاضی میں ہے مگر ماہر لسانیات ہیں۔ اسپرانٹو اور مادری زبان اطالوی کے علاوہ جرمن، فرینچ اور انگریزی میں بھی پوری قدرت ہے۔ آجکل فرینک فورٹ جرمنی میں ایک اطالوی کمپنی کے ڈائرکٹر ہیں۔ قرآن کریم کے ترجمہ سے پہلے انہوں نے باقاعدہ عربی کی تعلیم حاصل کی۔ اور ترجمہ کے دوران میں ہی اسلام قبول کریں۔ اور مسلمانوں کے "بدنام فرقے" جماعت احمدیہ سے منسلک ہوگئے۔

طباعت سے پہلے ایک مصری ڈاکٹر ناصف نے جو اسپرانٹو کے بھی ماہر ہیں اور خود احمدی نہیں ہیں ترجمہ پر نظرثانی کی۔ پہلا ایڈیشن جو اصل عربی متن اور اسپرانٹو ترجمہ کے ساتھ نہایت عمدہ کاغذ پر طبع ہوا تھا۔ شائع ہوتے ہی ختم ہوگیا۔ میرے پاس مترجم کا دستخط شدہ نسخہ ہے ورنہ ہدیہ کرتا۔ اب نمونے کا ایک ورق حاصل ہے۔ ضخامت ۷۰۰ صفحات جلد نفیس مطبوعہ کوپن ہیگن (ڈنمارک)

مترجم سے میری ملاقات سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں ہوئی۔ اور روزے نماز کے پابند ہیں۔ آج کل حدیث شریف کا انتخاب اطالوی میں مترجم کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر کیوسی نے اپنے ترجمہ میں ایک خاص جدت کی ہے۔ اپنے ترجمے پر Holy Quran یعنی "قرآن مقدس" کے ہم معنی الفاظ نہیں لکھے۔ کہتے ہیں۔ قرآن "کریم" ہے "مجید" ہے۔ "عظیم" ہے "عزیز" ہے۔ "کبیر" ہے "حکیم" ہے۔ یہ ہولی یعنی مقدس کا لفظ بائیبل کی تقلید میں آگیا ہے۔ چنانچہ ان کا ترجمہ La noble Korane یعنی "قرآن کریم" کے نام سے طبع ہوا ہے ترجمہ کی خوبی کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسپرانٹو کے ایک مشہور دہریہ عالم نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سورۃ النباء کی شروع کی آیات اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا سے وَجَنّٰتٍ اَلْفَافًا کے ترجمے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگرچہ وہ عربی نہیں جانتے۔ لیکن اس ترجمہ سے ہی وہ قرآن کریم کی فصاحت اور حسن کا اندازہ لگا سکتے ہیں"۔

(صدق جدید لکھنؤ ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء)

اس خط میں ڈاکٹر کیوسی مترجم قرآن کے احمدی ہو جانے کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو "مسلمانوں کا ایک بدنام فرقہ" قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ کچھ لوگ قیامت کے روز کہیں گے

وَمَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِنَ الْاَشْرَارِ (ص ع ۵)

کہ آج جہنم میں ہمیں وہ لوگ کیوں نظر نہیں آتے۔ جنہیں ہم دنیا میں بُرے لوگ شمار کیا کرتے تھے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کو بسا اوقات دوسرے لوگ یونہی بدنام کرتے رہتے ہیں مرنے کے بعد اللہ کے سامنے حقیقت منکشف ہو جائے گی۔

مجلس مشاورت

اِس سال مجلس مشاورت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۲۷۔۲۸۔۲۹؍امان ۱۳۴۹ہش مطابق ۲۷، ۲۸، ۲۹؍مارچ ۱۹۷۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

احباب حسب قاعدہ بعد مشورہ تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے ۱۹؍تبلیغ ۱۳۴۹ہش مطابق ۱۹؍فروری ۱۹۷۰ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں۔ احباب سے پابندی کی درخواست ہے نیز جملہ نمائندگان کا انتخاب کرکے بھی جلد از جلد اطلاع بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہوچکا ہے

وعدہ جات کے ساتھ ادائیگی کا التزام بھی فرمادیں

احباب کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا تیرھواں سال اللہ تعالےٰ کے فضل سے شروع ہوچکا ہے۔ بہت سی جماعتیں اور افراد اپنے اپنے وعدہ جات بھیج رہے ہیں۔ مگر ان وعدہ جات کے ساتھ یہ صراحت نہیں کہ وہ کس صورت میں اس کی ادائیگی فرمادیں گے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر ادائیگی کی رفتار باقاعدہ نہ ہو تو سال کے آخر میں عموماً اپنے وعدہ جات کو پورا کرنے میں کچھ دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ وعدہ کرنے والے احباب اور عہدہ داران وقفِ جدید ادائیگی کا شروع سال سے ہی اہتمام فرمادیں۔ تاکہ سال کے آخر میں وہ اپنا بجٹ پورا کرسکیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی اور مکرم مولانا نورالحق صاحب انور سابق مبلغ امریکہ۔ افریقہ و جزائر فجی کے برادر اکبر مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عربک ٹیچر چک بڑانہ ضلع جھنگ قریباً ۵۵ سال کی عمر میں مورخہ ۲۲، ۲۳ جنوری کی درمیانی شب کو وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں پر محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ بہت مخلص اور اپنے حلقہ میں بہت ہر دلعزیز تھے سٹاف اور طلبہ پر بڑا نیک اثر تھا۔ چنانچہ سکول کے سیکنڈ ماسٹر اور ایک طالب علم جنازہ کے ساتھ ربوہ بھی آئے۔

مرحوم نے سات بچے (پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے صرف ایک بچی شادی شدہ ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلند درجات عطا کرے اور مرحوم کی اہلیہ بچگان اور عمر رسیدہ والدہ کو جو اس صدمہ سے بہت نڈھال ہیں اپنے خاص فضل سے اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

وقف عارضی کے واقفین کے تاثرات

واقفین وقف عارضی ۔ جو اپنے خرچ پر مقررہ جماعت میں خود اپنے کھانے کا انتظام کرتے ہیں اور احباب کی تربیت اور انہیں ناظرہ و ترجمہ قرآن کریم پڑھاتے ہیں ان کی بعض رپورٹوں سے چند تازہ تاثرات شائع کئے جاتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب لنگے ضلع گجرات لکھتے ہیں :۔

”یہ عرصہ گزرنے میں جو مزہ آتا ہے وہ مجھے سارا سال نہیں آتا۔ یکسوئی دنیا کے دھندوں سے ذہن بالکل خالی ہو جاتا ہے اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ جسم اور ذہن آرام محسوس کر رہا ہے۔ حضور میں نے تو اللہ تعالیٰ سے ایک تجارت کر رکھی ہے۔ دو ہفتے دنیا کا نقصان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے کئی گنا عطا کر دیتا ہے یہ اس کا محض فضل ہے کہ وہ ہماری اس قربانی کو قبول کرتا ہے۔ ورنہ ہم کیا چیز ہیں“

۲۔ محترمہ فضل بیگم صاحبہ و بشریٰ بیگم صاحبہ کھاریاں سے تحریر فرماتی ہیں :۔

”عارضی وقف کو بہت برکتوں کا موجب پایا الحمد للہ۔ ہم نے ذکر الٰہی تسبیح و تحمید میں یہ دن گزارے۔ عورتوں کو قرآن کریم کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تسبیح و تحمید اور کثرت استغفار کا عورتوں کو پابند رہنے کی تلقین کرتی رہی ہیں“

(۳) محترمہ صادقہ میر صاحبہ گوجرانوالہ لکھتی ہیں :۔

”سیدی! یہ وقف عارضی کی الٰہی تحریک خدا تعالیٰ کا مومنوں کے لئے خاص انعام ہے یہ ایام زندگی جو فریضہ وقف کے تحت گزارے جاتے ہیں مومن کا قیمتی سرمایہ حیات ہیں۔ مومنانہ شان کے حامل ہیں۔ ان دنوں میں خدا تعالیٰ سے خاص لگاؤ ہوتا ہے مجھے تو بار بار اس پاک فریضہ وقف ادا کرنے کا شوق ہے۔ دعا فرماویں خدا تعالیٰ توفیق بخشتا رہے۔ آمین۔“

(۴) محترم پنشنر رسالدار فضل الٰہی صاحب ٹوپی لکھتے ہیں :۔

”حضور کی بابرکت تحریک وقف عارضی سے میری اپنی اصلاح بھی کافی ہوئی ہے۔۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے صبح ٹھیک تین بجے جاگ آتی ہے۔ اور ہر روز نماز تہجد ادا کرنے کا موقعہ ملا دل سے وہ ڈر نکل گیا کہ باہر جا کر لوگ کس قسم کے سوالات کریں گے اور اپنی کم علمی کی وجہ سے جواب دے سکوں گا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو اچھی صحت اور دراز عمر عطا فرما دے۔ آمین“

(۵) مکرم میاں احمد بخش صاحب کلرکہار لکھتے ہیں :۔

”دن بڑے ہی اچھے گزرے مدت کو مسجد کے پاس ہی بستر سوتا تھا تہجد کے لئے کافی وقت ملتا رہا۔ سبحان اللہ! ہمارے آقا سیدنا و مولانا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے کیا ہی بابرکت تحریک جاری کی ہے جس سے خود وقف کرنے والے کو بھی بڑا اچھا موقعہ عبادت کا ملتا ہے اور اپنے احمدی دوستوں کی واقفیت بھی ہو جاتی ہے“

(۶) مکرم چوہدری اعظم علی صاحب ایڈووکیٹ لاہور تحریر کرتے ہیں :۔

”میرے پہنچنے سے کوئی دو تین دن پہلے جماعت کے ایک دوست نے ایک خواب دیکھا۔ جس کی تعبیر جماعت کے چند لوگوں نے یہ کی۔ کہ اگر وہ چاہیں تو مجھ سے دینی معاملات میں فائدہ اٹھا لیں۔ اس وجہ سے کم از کم بعض دوستوں نے میرے ساتھ مل کر دینی امور میں دلچسپی لینے کی کوشش کی ہے

وقف عارضی سے میں نے خود تو بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ بعض امور میں خود تساہل سے کام لے رہا تھا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے زیادہ ہمت کرنے کی توفیق دے دی“

دل کی بیماریاں اور اس کے اسباب

(از مکرم ڈاکٹر میجر محمد خان صاحب ۔ عدن)

آج کل دل کی بیماریوں کی وجہ سے ناگہانی اموات کی تعداد خاص کر نوجوانوں اور ادھیڑ عمر کے لوگوں میں بہت بڑھ گئی ہے مغربی ممالک میں تو یہ تعداد بسرعت بڑھ رہی ہے اور اب ان بیماریوں کو پچھلی صدی کی وبائی مرضوں کے برابر شمار کیا جانے لگا ہے۔

لیکن سب لوگ یکساں طور پر اس مرض کے خطرے کا شکار نہیں ہوتے۔ بلکہ ایک خاص گروہ کو یہ مرض زیادہ لاحق ہوتی ہے۔ اس گروہ کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں :۔

۱۔ عمر کے لحاظ سے چالیس سے لیکر ساٹھ سال کے مرد زیادہ بیمار ہوتے ہیں۔ عورتوں میں اس مرض کا خطرہ عموماً حیض کے بند ہو جانے کے دس سال بعد زیادہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ وراثت بھی اس مرض کے لانے میں بہت اثر پذیر ہوتی ہے۔ اگر کسی کے والدین میں سے ایک بدقسمتی سے دل کی بیماری کی وجہ سے فوت ہو جائے۔ تو اس کو اس مرض میں مبتلا ہونے کا خطرہ دگنا ہو جاتا ہے۔ لیکن۔ اگر دونو والدین اس مرض سے انتقال کر جاویں۔ تو خطرہ پانچ گنا ہو جاتا ہے

اوپر کی دونو وجوہات ایسی ہیں کہ ان پر ابھی ہمارا کنٹرول نہیں تاہم مندرجہ ذیل مزید خصوصیات بھی اس مرض کو لانے کا سبب بنتی جاتی ہیں اور ان کو دور بھی کیا جا سکتا ہے

۳۔ خون میں چربی کی مقدار کا معمول سے بڑھ جانا۔

۴۔ خون کے دباؤ میں زیادتی

۵۔ سگریٹ نوشی

۶۔ جسمانی بیکاری اور ورزش نہ کرنا

مندرجہ بالا اسباب میں سے اگر کسی شخص میں تین وجوہات موجود ہوں۔ تو دل کی بیماری سے موت واقع ہونے کا خطرہ ایک ہزار موتوں میں سے سات کی بجائے ۷۷ فی ہزار ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ (۱) وزن کی زیادتی (۲) ذیابیطس (۳) خون میں جم جانے کی خاصیت کا بڑھ جانا یعنی خون میں یورک ایسڈ کی زیادتی (۵) دماغی اور جذباتی کوفتیں بھی اثر انداز ہوتی ہیں۔ بعض باتیں جو طب سے مخصوص طور پر تعلق رکھتی ہیں۔ ان کو ذرا تفصیل سے بیان کرنا مفید رہے گا

(۱) خون میں چربی کی مقدار خون کے امتحان سے معلوم کر لی جاتی ہے۔ اگر چربی کی مقدار معمول سے زیادہ ثابت ہو۔ تو اس کو کم کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ چربی اصلی گھی اور ڈالڈا وغیرہ قسم کے مصنوعی نباتاتی گھی استعمال کرنا ترک کر دیں۔ آئندہ کے لئے خالص نباتاتی تیل یعنی مونگ پھلی یا تلی کا تیل کھانا پکانے میں استعمال کریں۔ کم از کم دو سال تک لگاتار جاری رکھنا ہوگا۔ اگرچہ تھوڑے عرصہ ہی میں چربی کی مقدار خود بخود گر کر اصلی حالت پر آ جائے گی۔ اگر خدا نخواستہ نہ کم ہو تو اپنے طبیب سے مشورہ کر کے مناسب ادویہ کا استعمال کریں۔

(۲) خون میں دباؤ کی زیادتی کا علم اس کا دباؤ ماپنے والے آلے سے کیا جا سکتا ہے لیکن یاد رکھئے کہ ایک امتحان عموماً کافی نہیں ہوتا گھبراہٹ وغیرہ سے خون کا دباؤ عارضی طور پر بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اگر کئی بار کے امتحان سے ثابت ہو کہ آپ کے خون کا دباؤ اوپر والی حد میں ۱۵۰ سے اوپر رہتا ہے یا نچلی حد میں سو سے اوپر رہتا ہے۔ تو فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یاد رکھئے عموماً گردے کی بیماری میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے پیشاب کا امتحان کروا لیجئے اور اب خون کا دباؤ کم کرنے والی اور گردوں کو درست کرنے والی دوائیں استعمال کیجئے۔ جو ڈاکٹری مشورہ کے بعد کریں

(۳) سگریٹ نوشی کے بارے میں اب یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ آپ جتنے زیادہ سگریٹ پیتے ہوں اور جتنے لمبے عرصے سے آپ کو یہ نامراد عادت ہوگی اتنی ہی زیادہ شدت کے ساتھ آپ کے دل کی شریانوں میں بیماری نمودار ہوگی پس اس بری عادت کو فوراً ترک کیجئے۔ اس طرح ایک تو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء الراشدین کے ارشادات پر عمل کرنے کی برکتیں ملیں گی اور ساتھ ہی آپ کی صحت کو جو خطرہ لاحق ہے وہ بھی دور ہو جائے گا۔

(۴) جسمانی بیکاری اور ورزش نہ کرنا۔ یہ آجکل ایک عام عادت ہے۔ جماعت احمدیہ میں وقار عمل کے ذریعے اس کا علاج موجود ہے

تاہم وقار عمل بہت وقفے کے بعد منایا جاتا ہے۔ جو جسمانی بے کاری کو دور نہیں کر سکتا بہترین طریقہ تو وہ پی ٹی ہے۔ جو فوجیوں کو صبح سویرے کرائی جاتی ہے یہ نہایت ہی مفید اصولوں پر مبنی ہے جسم کے سارے اعضاء کی ورزش دس پندرہ منٹ میں مکمل کی جا سکتی ہے اور اسکو روزانہ اپنے گھر میں کیا بھی جا سکتا ہے۔ بر ذریعہ آدمیوں کو روزانہ سیر کرنی چاہیئے

۵۔ ذہنی کی بیماری سو بیماریوں کی ایک بیماری ہے

فہرست واقفات عارضی

۲۷۹ - محترمہ امتہ القیوم صاحبہ زوجہ مکرم کبیرالدین صاحب
۲۸۰ - ،، زاہدہ پروین صاحبہ چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور
۲۸۱ ،، فرحت افزا صاحبہ چک ۱۲۱ ج ب ،،
۲۸۲ ،، نسیم اکرام صاحبہ ،، ،، ،،
۲۸۳ ،، کریم بی بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
۲۸۴ ،، امتہ المجید صاحبہ زوجہ مکرم محمد رفیق صاحب بٹ ۲۰۷ ر ب ضلع لائلپور
۲۸۵ ،، زینب بی بی صاحبہ چک ۳۳ جنوبی سرگودہا
۲۸۶ ،، سائرہ بی بی اہلیہ مکرم رائے قاسم علی صاحب فارم جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ
۲۸۷ ،، زہرہ بی بی صاحبہ دختر مکرم محمد صادق صاحب ،، ،، ،،
۲۸۸ ،، حفیظ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عمر خان صاحب بستی رندان ضلع ڈیرہ غازیخان
۲۸۹ ،، خالدہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد حفیظ صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ
۲۹۰ ،، رشید پروین صاحبہ ،، ،، خفیر محمد صاحب ،، ،، ،،
۲۹۱ ،، اسکینہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم سلطان احمد صاحب چک چیچھہ ،، ،،
۲۹۲ ،، رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم اصغر علی صاحب بھٹی ،، ،،
۲۹۳ ،، زینب بی بی صاحبہ ،، سلطان احمد صاحب کھاریاں ضلع گجرات
۲۹۴ ،، نیامتے بی بی صاحبہ ،، ،، شریف احمد صاحب ،، ،، ،،
۲۹۵ ،، فضیلت بیگم صاحبہ گوجرانوالہ شہر
۲۹۶ ،، خالدہ آفتاب صاحبہ سول ہسپتال ،، ،،
۲۹۷ ،، صبیحہ احمدی صاحبہ ،، ،، ،، ،، ،،
۲۹۸ ،، بشریٰ بیگم صاحبہ ،، ،،
۲۹۹ ،، روبی جبین صاحبہ ،، ،،
۳۰۰ ،، محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ ،، ،،
۳۰۱ ،، طاہرہ صادقہ صاحبہ ،، ،،
۳۰۲ ،، بشریٰ بیگم صاحبہ ،، ،،
۳۰۳ ،، حفیظ بیگم صاحبہ ،، ،،
۳۰۴ ،، نذیر بیگم صاحبہ منڈرانی ضلع ڈیرہ غازیخان
۳۰۵ ،، سعیدہ بیگم صاحبہ تونسہ ،، ،،
۳۰۶ ،، والدہ صاحبہ عبدالباسط صاحب ،، ،،

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام اطفال کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کر لیں۔ اطفال کی سہولت کے لئے یہ آیات موٹے حروف میں طبع کروائی گئی ہیں۔ جن مجالس کو ضرورت ہو وہ مجلس مرکزیہ سے طلب فرمائیں۔ قائدین اضلاع بھی اپنی ضرورت سے آگاہ فرمائیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

ہم جماعت احمدیہ گوٹھ چوہدری رحمت علی ڈاک خانہ اسلام آباد تعلقہ مورو۔ ضلع نوابشاہ کے ۲۳ کنبے ایک زمین کے کیس میں عرصہ ۱۰ سال سے سخت پریشان ہیں۔ یہ کیس اب سپریم کورٹ لاہور میں زیر سماعت ہے۔

جماعت کے تمام دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ ہماری نمایاں کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

(منجانب احمدی احباب گوٹھ چوہدری رحمت علی ڈاک خانہ اسلام آباد تعلقہ مورو۔ ضلع نوابشاہ سندھ)

مجلس اطفال الاحمدیہ ——— ربوہ کا

ماہانہ جلسہ

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کا دوسرا ماہانہ جلسہ مورخہ ۲۳/۴ بروز جمعہ آٹھ بجے صبح مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب انور مہتمم مقامی کی زیر صدارت "ایوان محمود" میں منعقد ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ مسعود اقبال نے کی۔ اس کے بعد مکرم ملک محمد اعظم صاحب ناظم اطفال نے اطفال کا عہد دہرایا۔ بعدہٗ شمس الحق نے نظم پڑھی۔ مکرم ملک محمد اعظم صاحب نے اطفال اور جملہ منتظمین کو متعدد اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم صاحب صدر نے اطفال کی خوشکن حاضری پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے بچوں کے ذوق شوق کو بہت سراہا۔ نیز آپ نے جنگ بدر میں بچوں کی اعلیٰ کارکردگی کی مثال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا آپ کو بچہ کہتی ہے لیکن آپ بچے نہیں آپ سے اللہ تعالیٰ نے بڑے اہم کام لینے ہیں۔

اس کے بعد آپ نے جملہ اطفال کو سالانہ مرکزی امتحانات کی طرف توجہ دلائی اور اس کی مکمل تیاری کی تلقین فرمائی۔ نیز آپ نے آئندہ اجلاس میں اطفال کو خصوصی انعامات دینے کا اعلان فرمایا۔

آخر میں آپ نے سالانہ مرکزی امتحان "بدر اطفال" میں کامیاب ہونے والے اطفال میں اسناد اور تمغے تقسیم کئے۔ اور سترہ آیات کی اسناد بھی تقسیم فرمائیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شریف احمد سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

اہلیہ محترمہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ کراچی کی قرارداد تعزیت

مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ آف سکندرآباد دکن کی وفات پر جماعت احمدیہ کراچی کو سخت صدمہ ہوا۔ مرحومہ نہایت نیک متقی اور صالح خاتون تھیں۔ ساری عمر اپنے بزرگ خاوند کی نہ صرف بلکہ خدمت دین میں کوشاں رہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص لگاؤ رکھتی تھیں۔ بہت دعاگو اور مخیر خاتون تھیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی آغوشِ رحمت میں جگہ دے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیوں کو ان کی اولاد میں قائم و دائم رکھے۔ آمین

جماعت احمدیہ کراچی مرحومہ کے خاندان کے ساتھ اس غم میں شریک ہے اور دعا کرتی ہے کہ مولیٰ کریم ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اس صدمہ کو برداشت کرنے کے لئے صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ کراچی)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد جمیل صاحب مکان ۲/۱ محلہ دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مسماۃ آمنہ بی بی بنت چوہدری عبداللطیف صاحب بتاریخ ۱۲/۲/۶۶ وفات پا گئی ہیں مرحومہ کے نام مکان ۲/۱ واقع محلہ دارالنصر الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔

۱۔ ادریس احمد پسر (۲) نسیم اختر (۳) فہمیدہ (۴) سعیدہ خانم (۵) تسنیم کوثر دختران مرحومہ

لہذا استدعا ہے کہ مذکورہ مکان مرحومہ کی اولاد یعنی ایک لڑکا اور چار لڑکیوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ میں اپنا حصہ مرحومہ کی اولاد کے حق میں چھوڑتا ہوں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

حیدر آباد میں مخالف گروہوں میں تصادم

۔۱ حیدر آباد ۲۷ر جنوری۔ آج حیدر آباد میں مخالف گروہوں میں خونریز تصادم ہوگیا۔ فریقین نے لاٹھیوں اور آتشیں اسلحہ سے ایک دوسرے پر حملے کئے۔ تصادم میں متعدد افراد زخمی ہوگئے زخمیوں میں ایک مقامی رپورٹر اور ایک فوٹوگرافر بھی شامل ہے۔ متعدد عمارتیں بھی نذر آتش کی گئیں۔ پولیس نے فسادیوں کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کیا۔ اور آنسو گیس استعمال کی۔ امن امان بحال رکھنے میں پولیس کی مدد کے لئے فوج طلب کرلی گئی ہے۔ ہنگامہ آرائی کے الزام میں پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کرلیا۔

انتخابی فہرستوں کے متعلق دعاوی

اسلام آباد ۲۷ر جنوری۔ الیکشن کمیشن کے اعلان میں عوام کو یاددہانی کرائی گئی ہے کہ انتخابی فہرستوں کے بارے میں دعاوی اور اعتراضات ۳۱ جنوری تک داخل کردیں اعلان میں کہا گیا ہے کہ موجودہ قواعد کے تحت اس تاریخ میں مزید توسیع نہیں کی جائے گی۔

گورنر نور خان کا بیان

سیالکوٹ ۲۷ر جنوری۔ مغربی پاکستان کے گورنر ائر مارشل نور خاں نے کہا ہے کہ جلسوں اور دوسرے مقامات پر ہنگاموں سے انتخابات کے لئے سازگار فضا پیدا نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عوام امن و امان اور نظم و ضبط کی ضرورت کو محسوس کریں گے۔ ورنا خوشگوار کی روک تھام کے لئے ضروری اقدامات کریں گے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ کہ ماضی کی نسبت اب صورت حال بہتر ہے۔ گورنر مغربی پاکستان نے کہ کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ سیاست دان کس مقصد کے لئے طلباء کی تعلیمی سرگرمیوں میں مداخلت کررہے ہیں۔ میں تو یہی بہتر سمجھتا ہوں کہ سیاستدان اپنی سرگرمیاں سیاسی میدان تک محدود رکھیں۔ اور طالب علموں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں انہوں نے کہا کہ عوام کے منتخب نمائندوں کو اقتدار کی منتقلی کا مرحلہ اب قریب آگیا ہے۔ اس لئے اس بات کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ سیاستدان طالب علموں کا وقت خراب کریں۔ اور اپنے مقاصد کے لئے انہیں استعمال کریں۔

وزیر خزانہ کی یاددہانی

کراچی ۲۷ر جنوری۔ وزیر خزانہ نواب مظفر علی قزلباش نے کراچی میں ایوان صنعت و تجارت کے ڈنر سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت چاہتی ہے کہ ملک تیزی سے ترقی کرے۔ اور اقتصادی ترقی کے فوائد سے ملک کے تمام طبقات بہرہ ور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے تمام اقدامات میں تعاون کرے گی۔ انہوں نے ایوان صنعت و تجارت کے ارکان پر زور دیا کہ وہ ملک کو ضروری اشیاء کے معاملے میں پوری طرح خود کفیل بنانے اور برآمدی تجارت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ملک زرمبادلہ کی تمام ضرورتیں خود پوری کرسکے۔

سیکرٹری امور خارجہ سے امریکی ارکان کانگرس کی ملاقات

اسلام آباد ۲۷ر جنوری۔ امریکی کانگرس کے دو ارکان جناب مسٹر ولف اور جناب ہربرٹ برکے نے جو آجکل پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے ہیں کل سیکرٹری امور خارجہ جناب سلطان محمد خان سے ملاقات کی۔ انہوں نے اس ملاقات میں بین الاقوامی صورت حال اور امریکہ اور پاکستان کے تعلقات پر بات چیت کی۔

ڈیلی ٹیلیگراف کا انکشاف

گزشتہ سال ۱۸ ستمبر کی رات کو ہندوستان میں سوتی کپڑے کے سب سے بڑے صنعتی مرکز کے ۱۶ لاکھ شہری حسب معمول روزمرہ کاروبار میں مصروف تھے۔ اسی اثنار میں احمد آباد میں ہندوؤں کے مشہور مندر شری جگن ناتھ کی چند گائیں ایک ایسے علاقہ میں آنکلیں جہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اس وقت یہاں ایک عرس منایا جارہا تھا۔ عرس میں شریک مسلمانوں نے اس ریوڑ کو باہر نکال دیا۔ اس پر فرقہ پرست ہندو بھڑک اٹھے۔ اور ایک معمولی واقعہ ۱۹۴۷ء کے بعد سب سے بڑے فرقہ وارانہ فساد کی صورت اختیار کرگیا۔ برطانیہ کے ممتاز روزنامہ ڈیلی ٹیلیگراف نے اپنے خاص ضمیمہ میں بتایا ہے کہ احمد آباد میں فرقہ پرست ہندوؤں کے ہاتھوں ۷۲ گھنٹوں کے دوران ۴ ہزار معصوم نہتے مسلمان شہریوں کو ہلاک کردیا گیا۔ ہندوؤں نے اسی قتل عام پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کے خلاف ان کے انتقام کی آگ مسلسل ۳۰ دن تک بھڑکتی رہی۔ اور احمد آباد کے ایک ایک مسلمان کا گھر بار اور اثاثہ جلا کر راکھ کردیا گیا۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے مطابق کلکتہ یونیورسٹی کے شعبہ تاریخ کے سربراہ پروفیسر شانتی ولنے نے تحقیقات کے بعد ہلاک شدگان کی تعداد ۴ ہزار بتائی ہے جبکہ سرکاری ذرائع نے ۵۰۴ بتائی تھی

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۸۱۳

میں محمد شریف ولد مکرم خیرالدین صاحب ننگلی قوم آرائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ۹۶ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۶-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۵ کنال مالیتی =/۲۰۰۰ روپے
۲۔ ایک عدد خام مکان " =/۵۰۰
۳۔ ایک بھینس " =/۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ =/۵۰۰ روپیہ سالانہ آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد شریف ولد خیردین صاحب ۹۶ گ ب ضلع لائلپور۔

گواہ شد:۔ علی محمد صاحب ولد عبد اقوام آرائیں ۹۶ گ ب ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ بشیر احمد صاحب ولد محمد علی صاحب ۹۶ گ ب۔ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۱۹۸۱۴

میں غلام صغریٰ بنت مکرم نظام الدین صاحب قوم انصاری احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۶/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت =/۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامستاد:۔ غلام صغریٰ بنت نظام الدین صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ منیر احمد ولد نظام دین صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ مولوی عبدالغفور صاحب معلم وقف جدید مدرسہ چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۹۸۱۵

میں رشیدہ بیگم بنت مکرم پیر محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدرسہ چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۶/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت =/۵ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامستاد:۔ رشیدہ بیگم بنت مکرم پیر محمد صاحب مدرسہ چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ پیر محمد ولد غلام محمد صاحب مدرسہ چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ مولوی عبدالغفور معلم وقف جدید مدرسہ چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ برائے سالِ رواں بابت ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احبابِ جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں:۔

پہلا انعام:۔ بنیادی اسلامی عقائد۔ مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضاء وقدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورتِ شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام:۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام:۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخِ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخِ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ وسیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام:۔ اسلامی اقتصادیات۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱۔ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسوداتِ کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

۵۔ پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہؤا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائیگا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۲ حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا۔ اور اس بارے میں اس کا فیصلہ قطعی و آخری ہوگا۔

نوٹ:۔ انعامی مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرماویں کہ ان کا مقالہ کونسے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

تقرر ممبرانِ وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

برائے سال ۱۳۴۹ھش (سنہ ۱۹۷۰ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل احبابِ کرام کو مجلس وقفِ جدید کے ممبران برائے سالِ رواں مقرر فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجلس مذکور کو بیش از پیش خدماتِ دینیہ سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین:۔

اسماء گرامی محترم ممبران مجلس وقفِ جدید

۱۔ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور صدر مجلس۔

۲۔ 〃 مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

۳۔ 〃 〃 ابو المنیر نور الحق صاحب

۴۔ 〃 ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ

۵۔ 〃 〃 مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ

۶۔ 〃 میاں عبد السمیع صاحب نون ایڈووکیٹ سرگودہا۔

۷۔ 〃 صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقفِ جدید۔

۸۔ 〃 چوہدری عبد السلام صاحب اختر ایم۔اے۔ ناظم مال وقفِ جدید۔

خدابخش عبد زیروی بی۔اے

سیکرٹری انجمن احمدیہ وقفِ جدید

درخواستِ دعا: میری والدہ عرصہ ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمود احمد دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ)

گیارھویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے انعقاد کے انتظامات مکمل ہوگئے

ٹورنامنٹ میں ملک کی تیس ۳۰ نامور ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے گیارھویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے انعقاد کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ ۲۹۔ ۳۰۔ اور ۳۱ جنوری ۱۹۷۰ء کو تعلیم الاسلام کالج کورٹس پر کھیلا جائے گا۔ اب تک ملک کی جن تیس نامور ٹیموں کی طرف سے شرکت کی اطلاع آچکی ہے ان میں پاکستان آرمی، پاکستان ائرفورس مغربی پاکستان ریلوے، مغربی پاکستان پولیس، برادرز کلب لاہور، چناب رینجرز، وائی ایم سی اے لاہور، سیلے کلب لاہور، نیو ایج کلب لاہور، سی ٹی آئی کلب سیالکوٹ، راولپنڈی کلب، راولپنڈی۔ رائل کلب لائل پور، وائی ایم آر سی لائلپور۔ کراچی ینگز اور کراچی فرینڈز جیسی کہنہ مشق اور نامور ٹیمیں شامل ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ حسبِ سابق چار سیکشنوں یعنی کلب۔ کالج، سکول اور پڈی میں کھیلا جائے گا۔ کالجوں میں سے گورنمنٹ کالج لاہور، اسلامیہ کالج لاہور گارڈن کالج راولپنڈی۔ میونسپل کالج وزیر آباد۔ زرعی یونیورسٹی لائل پور کے اسماء قابلِ ذکر ہیں۔ سکولوں میں سے سی ٹی آئی سیالکوٹ۔ ڈان باسکو سکول لاہور۔ کلارک آباد سکول شیخوپورہ اور وحدت کالونی سکول لاہور کی ٹیمیں شامل ہو رہی ہیں۔

میچ حسبِ سابق دن کے علاوہ رات کو بھی ہؤا کریں گے اس کے لئے روشنی کا بھی خاطر خواہ انتظام ہو چکا ہے۔ احباب سے جوق درجوق شرکت کی درخواست ہے۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴ ۵۲۵